KAIJOR18001U

KANZULIMAN
Academic International Journal of Razawiyāt
Multilingual · Annual · Peer-Reviewed · Scholarly Online
KAI JOR ISSN (Applied)

Homepage: www.research.kanzuliman.org/ | Frequency: 1 Volume per Year
Volume: First | Year: 2019
Issue: Three (Urdu) | Email: kaiojr.kanzuliman@gmail.com

*3rd Nov. 2018 KAIOJR 1st National Conference on “**Razawiyāt: An International Theology**”*

چودھویں صدی میں تعلیمات صوفیاء کا علمبردار:بریلویت

ڈاکٹر معین احمد خاں رضوی

سابق صدر شعبہ اردو خسرو ڈگری کالج بریلی سابق استاد شعبہ انگریزی جامعۃ الرضا بریلی شریف لینگویج ٹیچر بلیک ایجو کیشن ڈیپارٹمنٹ اتر پر دیش (بریلی)

ARTICLE INFO

Article history:
Received: 29 October 18
Revised: 01 Nov18
Accepted: 02 Nov 18

Keywords:
Bareilvizm,
Centutuary,
Sufi,
Barelvi
Sunni

ABSTRACT

خلاصہ

اس مقالہ میں پہلے مغربی پروپوگنڈو سے آگاہ کرایا گیا ہے اور اس کے بعد تصوف کی صحیح تعریف اور تاریخ کے ساتھ تصوف کے عروج کی عکس نگاری کی گئی ہے- اس پس منظر میں علمی بحث کے ذریعے تعلیمات صوفیاء اور تعلیمات رضا کا تقابلی موازنہ کیا گیا ہے اس طرح سے کی سو سال پرانی صوفیاء اکرام کی قدیم تعلیمات کو دور حاضر کی تمام عصری و فکری جہتوں سے علمی و معنی خیز میل ملا کر یہ نتیجہ نلکالنا مقصد ہے کہ چودھوی صدی کے اس ماضی قریب میں کس مکتبہ فکر کی تعلیمات اس قدیم روایت صوفیاء سے حرف بہ حرف میل کھاتی ہیں- اس طرح یہ دیکھا گیا کہ تمام کتب صوفیاء اور احادیث رسول صلی علیہ وسلم کی تعلیمات کی حقیقی نشان دہی اس دور حاضر یعنی چودھوی صدی میں وہی ہے جو کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدسہ سرہ نے اپنی کتب میں تحریر فرما دی ہیں- اس نظریہ فکر کو اس دور عرف میں بریلویت کہا جاتا ہے-

DOI:10.7910/DVN/BJ9YE2 © 2019. Hosting by KAIOJR , All rights reserved.

* ***Corresponding Author.*** Tel.: +91-*9412634103*;
E-mail address: farhatara23226@gmail.com

Peer review under responsibility of Kanzuliman Foundation.

KAIOJR

DOI:10.7910/DVN/BJ9YE2 ©2019 Hosting by www.kanzuliman.org Kanzuliman Research Publications
. All rights reserved.
http://research.kanzuliman.org/volume-1-2019/

e-ISSN: Applied@23782 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

Introduction تمہید

پوری دنیا میں بالعموم مغربی دنیا میں بالخصوص گذشتہ چند دہائیوں سے اسلافوبیا کے تحت اسلام ومسلمانوں کے تعلق سے کافی بحث ومباحثے ہو رہے ہیں ان بحث ومباحث کے جہاں ایک طرف کئی منفی پہلو ہیں کہ اس میں اسلام کے تعلق سے شعوری و لا شعوری طور پر منفی بحثیں کی جارہی ہیں۔اسلام کا اصل و روشن چہرہ دکھانے کے بجائے اس کا وہ چہرہ دنیا کو دکھایا جا رہا ہے کہ جس کا اسلام سے کوئی دور کا بھی رشتہ نہیں ہے اور اس طرح وہ دنیا کو مسلمانوں سے بد ظن کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔لیکن ان بحث ومباحث کا ایک مثبت پہلو یہ بھی ہے کہ؛آج دنیا کے اہل علم حضرات چاہے وہ کسی بھی مذہب سے متعلق ہوں اسلام کو پڑھنے وسمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔پروپیگنڈہ یا غلط بیانی کے تعلق سے دانشوروں کا قول ہے کہ اس کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ حق کی تلاش کرنے والوں کو تلاش وجستجو کے بعد حق کی راہیں نہ صرف مل جاتی ہیں بلکہ ان پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی توفیق الٰہی بھی مل جاتی ہے۔آج مغرب میں ایسے لاکھوں نوجوان ہیں جن کے تعلق سے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اسلام کو خود تلاش کرکے اپنایا ہے اس کی تفصیلات اگر معلوم کی جائیں تو پتہ چلتا ہے کہ جب وہ ہر طرف سے اسلام کے خلاف پڑھتے وسنتے تھے تو فیصلہ کرناپڑاکہ چلو خود دیکھتے ہیں کہ آخر اسلام ہے کیا؟آخر کار اصل اسلام کی تلاش ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دیتی ہے

اسلام اور مغربی دنیا:

آج مغربی دنیا میں سب سے زیادہ کسی مذہب کے تعلق سے اگر مطالعہ کیا جارہا ہے تو وہ ہے اسلام چاہے وہ اسلام یا مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی کے تعلق سے ہو یا پھر اسلام کے بنام پر کی جانے والے دکہشت گردی۔ لیکن ایک نیا نام بھی اس صف میں شامل ہو گیا ہے اور وہ ہے اسلام اورتصوف بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس وقت مغرب میں اگر سب سے زیادہ مطالعہ ہو رہا ہے تو وہ تصوف کے تعلق سے ہور ہا ہے (۱)غالباًیہ بات درست نظر آرہی ہے کیونکہ راقم الحروف کی نظروں سے بھی کئی بین الاقوامی رسائل وجرائد پچھلے دو دہائیوں میں ایسے گزر رہے ہیں جن میں اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت وتعداد دہشت گردی وتخریب کاری کے واقعات میں ملوث افراد کا اپنے آپ کو مذہب کی آڑ میں چھپنے کی سازشیں وغیرہ وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد مغربی دانشو ر اسلام کو عالمی امن کے لئے خطرہ بتانے کی تاریخی غلطی کرنے کے باوجود اگر پر امید نظر آتے ہیں تو وہ صرف SUFI WAY OF ISLAM میں دیکھتے ہیں۔

تصوف کی تعریف:

تصوف لفظ صوف سے بنا ہے جس کے معنی عربی زبان میں "اون" کہ ہیں چونکہ اہل تصوف یا صوفیاء اپنے نفس کو مارنے یا اپنے جسم کو آرام طلبی سے بچانے کے لئے صوف یا اون کے موٹے موٹے جبے یا کپڑے پہنتے ہیں اس لئے ان کو صوفی کہا جاتا ہے۔خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی صوفہ پہننا ثابت ہے جیسا کہ حدیث پاک ہے۔

یعنی کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صوف (اون)کا جبہ پہنے ہوئے تھے (۲)مختلف کتب احادیث مثلاً بخاری شریف،سنن ابو داؤد،اور سنن ابن ماجہ میں صوف کا ذکر ہے شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (متوفیٰ ۲۳۶ھ) ان احادیث کو نقل فرما کر اس پر یہ تبصرہ فرمایا ہے (ترجمہ)سفیان نے مسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک کو یہ کہتے سنا کہ رسول اکرم ﷺ غلام کی دعوت قبول فرماتے تھے دراز گوش پر سواری بھی کر لیا کرتے تھے اور صوف کا لباس زیب تن فرماتے اس وجہ سے بعض لوگوں نے اس لباس کو ظاہری نسبت سے ان لوگوں کو صوفیہ کا نام دیا یعنی اون یا صوف کا لباس پہننے والے اور ان حضرات صوفیا نے صوف کا لباس اس لئے اختیار کیا کہ وہ ہلکا اور ملائم ہوتا ہے اور انبیاء علیہم السلام کا لباس ہے (۳)تصوف کی لغوی تحقیق کے بیان میں بعض اہل علم نے فرمایا کہ تصوف اور صوفی کے الفاظ "صفا" سے مشتق ہیں چونکہ ارباب تصوف دل کی دنیا کو محبت الٰہی سے روشن کر کے اپنے آپ کو دنیا کی محبت اور تمام گندگیوں سے پاک وصاف کر کے روشن اور تابناک بناتے ہیں اس لئے ان کو صوفی کہا جاتا ہے تصوف کی ہزاروں تعریفیں کی گئی ہیں۔ماہر رضویات پروفیسر مسعود صاحب کے مطابق تصوف کی دو ہزار سے زیادہ تعریفیں کی گئی ہیں۔

KAIJOR (2019) 53-59 © Kanzuliman Foundation 2019. All Rights Reserved

e-ISSN: Applied@23782 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

تصوف کی تاریخ:

عہد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مسجد نبوی میں ایک سایہ دار چبوترہ ان مقدس صحابہ کرام کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا جن کے پاس کوئی گھر نہیں تھا یہ ان مقدس صحابہ کرام کی زندگی گزارنے کی جگہ تھی جن کے پاس نہ بیویاں تھیں نہ بچے نہ کوئی کاروبار یہ اصحاب صفہ دنیا ومافیہا سے بے خبر فاقہ کشی میں مست رہتے اور عبادت وریاضت و یاد الٰہی ان کے روح کی غذا بن جاتی۔اصحاب صفہ کا تذکرہ کتب احادیث میں بکثرت موجود ہے بخاری شریف میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے (ترجمہ)اصحاب صفہ اسلامی مہمان تھے بیوی بچوں اور مال ودولت کی طرف سے بے پرواہ تھے اور کسی سے سوال بھی نہ کرتے تھے (۵)انہیں اصحاب صفہ کے نقش قدم پر چلنے کی وجہ سے اہل تصوف کو صوفی اور ان کے طریقہ زندگی کو تصوف کہا گیا گویا کہ "صوفی" رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان صحابہ کرام کے سچے مقلدین کو کہا جاتا ہے جو تاریخ اسلام میں "اصحاب صفہ "کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ تصوف کے عروج کی تاریخ:تصوف کے عروج یا ارتقاء پر اگر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ دوسری صدی ہجری سے چھٹی صدی ہجری تک اس مسلک تصوف کے عرب وعجم میں جس قدر ترقی کی تاریخ کا قاری اسے پڑھ کر حیران وششدر رہ جاتا ہے اسلامی تاریخ کے اوراق کو الٹ پلٹ کر دیکھنے سے معلوم ہو تا ہے کہ دوسری صدی ہجری سے چھٹی صدی ہجری تک مملکت اسلامیہ کے لئے خانہ جنگیوں کا دور رہا لیکن اگر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ دور تصوف کی عظمت و سر بلندی کا بھی زمانہ ہے۔دولت عباسیہ یا خلافت عباسیہ جو بنی امیہ کے زوال کے بعد وجود میں آئی تھی اور اس نے ایک عظیم سلطنت کی بنیاد ڈالی اس کی عظمت کو دیکھ کر تاریخ کا مطالعہ کرنے والا اری حیران ہو جاتا ہے کہ اسلام کے سو سالہ دور میں ہی قوم مسلم کے قدم کہاں سے کہاں تک پہنچ گئے تھے یعنی کہ بنو عباس کی حکومت ایک دور ممالک تک نہیں بلکہ تقریباً پندرہ سولہ مملکوں تک پھیل چکی تھی جس میں حجاز ویمن سے لیکر افریقی ممالک ہی نہیں بلکہ آرمنیہ اور آذربائجان،اصفہان وسندھ کا علاقہ بھی شامل تھا یعنی کہ بر صغیر تک کا حصہ اس میں شامل تھا۔

عباسی حکومت کا یہ دور حکومتی جاہ وجلال وشان وشوکت کا ایک تابناک نظارہ تو ہے ہی وہیں دوسری جانب جنگ وجدال قتل وغار تگری وخونریزی میں بھی اپنی مثال آپ ہے اس دور میں مسلمانوں کی تلواروں نے مسلمانوں کا اپنی حکومت کے استحکام کے لئے اس بیدردی سے قتل عام کیا کہ جس کی مثال بھی تاریخ عالم میں شاذ ونادر ہی ملتی ہے۔لیکن اگر تاریخ کے دامن کو ذرا پھیلا کر دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ اہل تصوف کے مشہور سلاسل اسی دور میں خوب پروان چڑھے قوم مسلم کے وہ لوگ جن کے دل میں خوف الٰہی تھا اور خلق خدا سے محبت کا جذبہ تھا زندہ ہوتا چلا گیا یا بالفاظ دیگر وہ لوگ جو اسلام کو دین حق،عدل وانصاف ودیانت وصداقت کا ذریعہ سمجھتے تھے وہ شہروں کی متمدن پر آشوب زندگی سے کنارہ کش ہو کر ویران جگہوں کو آباد کرتے ذکر الٰہی کی محفلوں کو سجاتے اور لا الہ الا اللہ کی ضربوں سے اپنے قلوب کو معرفت الٰہی ومحبت محبوب الٰہی سے خوب خوب چمکاتے اور پھر ان ویرانوں میں ہی ان نفوس قدسیہ کے صدقے میں خانقاہی نظام کا باقاعدہ آغاز ہوا اور تصوف کے مشہور زمانہ سلاسل عالیہ یعنی قادریہ نقشبندیہ،سہروردیہ وچشتیہ وجود میں آئے۔حالانکہ یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ ایک بلند پایہ صحابی رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بہت سی شورشوں اور اختلافات سے بچنے کے لئے سب سے الگ تھلگ ایک ویرانہ میں قیام فرماکر خانقاہی نظام کا آغاز کر دیا تھااور اس نظام کی حضرت خواجہ حسن بصری جو کہ ایک مشہور تابعی ہیں او رحضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی اس نظام کو خوب عروج دیا مگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ عباسی دور حکومت میں صوفیاء کرام کے اس مشن کو بے پناہ مقبولیت وعروج حاصل ہوا۔

ےخانقاہی نظام کے جو دور رس نتائج بر آمد ہوئے اس کا اندازہ اس تاریخی حقیقت سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے کہ اس نظام کے تربیت یافتہ افراد یا صوفیاء کرام اپنے مرشد کے حکم سے ہر اس جگہ پر پہنچ جاتے تھے جہاں مسلمان ابتری کی زندگی گزاررہے ہوتے یا جہاں کے لوگ دنیوی عیش پرستی کے آگے مالک حقیقی کو بھول بیٹھتے یہ لوگ اپنے مربی کے حکم پر آنکھیں بن کر کے نکل پڑتے ہزاروں میل کی خطرناک مسافت کو طے کرتے،راستے کے بیشمار خطرات کو نظر میں نہ لاتے اور اپنے مرشد کے حکم کو بجالاتے اور اس طرح ہر جگہ ہر بستی میں ان اللہ والوں کی بستیاں آباد ہوتی چلی گئیں عباسی دور حکومت میں چونکہ خانہ

KAIJOR (2019) 53-59 © KanzulimanFoundation 2019. All Rights Reserved

e-ISSN: Applied@23782 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

عظیم حد تک نہ پہونچا ئیگی بلکہ شیطان تک جنت میں نہ لے جائیگی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل ومردود فرماچکا لا جزم ضرور ہوا کہ طریقت ہی شریعت ہے"(۹(

درج بالا اقتباسات سے یہ بات پوری طرح واضح ہوگئی کہ قرون اولیٰ سے لیکر جدید زمانے تک علماء وصوفیائے تصوف کو شریعت مصطفیٰ کے عین مطابق بلکہ اس کی اصل بتایا مگر اسی کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت بھی آشکار ہوئی نظر آرہی ہے کہ تصوف میں بھی ملاوٹ ہر دور میں رہی یا بالفاظ دیگر یہ کہا جائے کہ کچھ جاہل یا فتنہ پرور لوگ تصوف کے نام پر غیر اسلامی نظریات کو اس میں داخل کرتے گئے اور اپنے نفس کی پیروی کرتے گئے۔بقول پروفیسر مسعود احمد مظہری چوتھی صدی ہجری کے بعد غیر اسلامی "باطنیت" اسمیں راہ پانے لگی جس کا تصو ف سے کوئی تعلق نہ تھا،جس نے بھی جد وجہد کی تصوف کے خلاف جدو جہد نہ کی اس کی ملاوٹ کے خلاف جد وجہد کی (۱۰)الغرض تصوف بھی فتنہ گردوں کی فتنہ انگیزیوں سے نہ بچ سکا چنانچہ ایران میں ان لوگوں نے خود کو صوفی کہلوانا شروع کردیا جن کے عقائد اسلام کے قطعا منافی تھے ایک مغربی مفکر اے۔ای کرمسکی لکھتا ہے؛

صوفی جماعت کے افراد اپنے آپ کو سنت کا سچا محافظ کہتے ہیں لیکن ایران میں یہ لقب ان لوگوں نے بھی اختیار کرلیا تھا جن کے عقائد اسلام سے اس قدر بعید ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جہنمی قرار دے دیتے (۱۱)لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہیکہ اللہ رب العزت کے کچھ ایسے علمائے ربانین ہر دور میں رہے کہ جنہوں نے اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک چاہے دل کے اندر سے اٹھنے والی تحریک ہو یا باہر سے اس کا کر و فروشاہانہ مقابلہ کیا اگر چودھویں صدی ہجری کی بات کریں تو یہ دور اسلام کے خلاف اٹھنے والی سازشوں کے اعتبار سے

انتہائی نامساعدہ تھا اس زمانے میں اسلام کے بنیادی اصولوں یعنی عظمت رسالت پر سرزمین عرب سے ایک ایسا حملہ کیا گیا جو دیکھتے ہی دیکھتے ایک عالمگیر فتنہ کے روپ میں تبدیل ہوگیا۔توحید باری تعالیٰ کی آڑ لیکر کیا گیا یہ حملہ اتنا خطرناک تھا کہ بڑے بڑے علم داں حضرات اس فتنے کے شکار ہوگئے،برصغیر ہند وپاک کے

جنگیاں بھی بے شمار تھیں۔عیش پرستانہ زندگی گزارنے والے لوگ بھی بیشمار تھے لہٰذا صوفیائے کرام دونوں ہی جگہ کے لئے مرہم بن کر منظر عام پر آئے اور اپنی انتھک محنتوں وخداداد صلاحیتوں سے قوم مسلم کو عالمگیر سطح پر وہ فائدہ پہنچایا جو تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سنہری حروف سے لکھا جاتا رہے گا۔

تعلمات صوفیاء:

ظاہر وباطن میں رسول کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اتباع کرنا ہی تصوف ہے اسی اتباع یا پیروی کا نام شریعت بھی ہے اور طریقت بھی۔ظاہر کی اتباع شریعت ہے اور باطن کی پیروی طریقت ہے۔اگر ہم صوفیاء کرام کی مبارک

زندگی پر نظر ڈالیں تو وہاں شریعت کی جلوہ گری بھی نظر آتی ہے اور طریقت کی بھی۔آئے شریعت مصطفیٰ وپیروی سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تعلق سے اسلام میں کیا احکام ہیں۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (متوفیٰ ۱۷۹ھ ۵۹۷ء)فرماتے ہیں:

"جس نے علم فقہ حاصل کئے بغیر راہ تصوف اختیار کیا وہ زندیق ہوا اور جس نے علم فقہ حاصل کیا تصوف کے راستے پر نہیں چلا وہ فاسق ہوا جس نے ان دونوں کو جمع کیا وہ صحیح مومن ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ (متوفیٰ ۱۶۵ھ ۵۶۱۱ء)فرماتے ہیں:

"اگر حدود شرع میں سے کسی حد میں خلل آیا تو جان لے کہ تو فتنہ میں پڑا ہوا ہے۔بیشک شیطان تیرے ساتھ کھیل رہا ہے۔

امام غزالی رضی اللہ تعالی عنہ (متوفیٰ ۵۰۵ھ ۱۱۱۱ء)حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (متوفیٰ ۰۵۲ھ ۶۴۸ء)کی دعا کی شرح کرتے ہوئے تحریری فرماتے ہیں:

"جس نے پہلے حدیث وعلم حاصل کر کے تصوف میں قدم رکھا وہ فلاح کو پہونچا اور جس نے علم حاصل کرنے سے پہلے صوفی بننا چاہا اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا (۸(

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں بریلوی (متوفیٰ ۰۴۳۱ھ ۱۲۹۱ء)اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

"یقیناطریقت راہ ہی کا نام ہے اب اگر وہ شریعت سے جدا ہوا تو بشہادت قرآن

KAIJOR (2019) 53-59 © Kanzuliman Foundation 2019. All Rights Reserved

e-ISSN: Applied@23782 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

امام رضا بریلوی نے تعلیمات صوفیا یعنی مسلک اہلسنت والجماعت کے خلا ف اٹھنے والی ہر باطل تحریک کا ڈٹ کر مقابلہ کیا،عقیدہ اہلسنت کے خلا ف اٹھنے والی ہر آواز کے خلا ف اپنے قلم کی نوک کو شمشیر بر ہنہ کی طرح استعما ل کیا۔

اس کے ساتھ ساتھ اما م رضا بریلوی نے قوم مسلم میں رائج بہت سی بدعات ومنکر ات و با طل رسومات کا پر زور انداز میں رد بلیغ کیا در اصل یہ یہی وہ باطل رسو مات تھیں جن کی وجہ سے تعلیما ت صوفیاء کا اصل چہرہ عوام النا س کی نظروں سے اوجھل ہو تا جا رہا تھا۔تاریخ اس با ت کی گواہ ہے اور ہمیچہ سے دہی ہے کہ اصل اسلا م کے ساتھ ساتھ غیروں کی منظم سازشوں و مسلم قوم کی بے راہ روی وبے دہی کے سبب غیر ا سلا می اشعار بھی اسلا م میں ہر دور میں شا مل ہوتے رہے۔اسی طرح تعلیما ت صوفیاء کے نا م پر بھی جا ہ یا ریا کار دینا پر ست لوگ جو صوفیوں کی وضع قطع اختیا ر کر کے دنیا طلبی میں مصروف تھے اور سادہ لو ح عوا م کو گمراہ کرنے میں لگے تھے ان کی وضع قطع کو دیکھ کر لوگ تصوف یاتعلیمات صوفیاء سے بد ظن ہو نے لگے تو اس نئے فتنے نے اس کا فائدہ اٹھا کر اصل صوفیاء کرام سے لو گو ں کو متنفر کرا کے اپنے مشن کو کا میاب بنا نا چا ہا لیکن اما م رضا بریلوی کے آگے آکر پوری دینا کو تعلیما ت صوفیا کا اصل چہرہ دینا کے سامنے پیش کیا،یہ ایسا کا رنا مہ ہے کہ پوری دنیا کی جما عت صوفیا ان کی احسان مند ہے اور رہیگی،اس کا اعتراف صوفی خانوادہ کے شیخ طریقت خو اجہ حسن نظا می دہلوی نے ان الفاظ کے سا تھ کیا ہے:

”ان کے مخالف اعتراض کرتے ہیں کہ مو لا نا (یعنی احمد رضا بریلوی)کی تحریروں میں سختی بہت ہے اور بہت جلدی دوسروں پر کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں،مگر شاید ان لو گو ں نے اسمٰعیل شہید اور ان کے حواریوں کی دل آزار کتا بیں نہیں پڑھین جن کو سالہا سال صوفیا ئے کر ام بر داشت کرتے رہے۔جما عت صوفیا علمی حیثیت سے مو صو ف کواپنا بہا در صف شکن سیف اللہ سمجھتی ہے اور انصاف یہ ہے کہ بالکل جائز سمجھنی ہے“

)۲۱(

اما م احمد رضا فا ضل بریلوی نے مزارات اولیا ئے تقدس کو جہا ں ایک طرف پا ما ل ہو نے سے بچا یا جو کہ اس فتنے کا ایک بڑا مقصد تھا وہیں حوالے سے دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے کے متحدہ ہند وستا ن کے سب سے بڑے علم داں خا نو ادہ یعنی شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے گھر انے کے ہی پروردہ اس سے محفوظ نہ رہ سکے بلکہ سر زمین نجد سے اٹھنے والے اس سب سے بڑے فتنے کے علمبر دار اگر کوئی بنا تو اسمٰعیل دہلوی جو شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ کے گھرانے کے ایک فر د کا ہی نا م ہے۔

اما م احمد رضا بریلوی نے چودھویں صدی میں اٹھنے والے اس عظیم فتنہ کا سر فروشانہ انداز میں مقابلہ کیا اس فتنے کا جو کہ ایک عالمگیر فتنہ تھا سب سے خطر نا ک پہلو یہ تھا کہ توحید کی آڑ لے کر کیا گیا یہ حملہ در حقیقت عظمت رسالت یا نا مو س رسالت پر کیا گیا حملہ تھا اس حملے کی زد میں تما م دنیا کی خا نقاہیں آگئی تھیں۔نا مو س رسالت پر کیا گیا یہ حملہ سب سے پہلے اس نظا م کے خلاف تھا جسے ہم خا نقا ہی نظام کہتے ہیں،کیونکہ یہ عظیم خا نقاہیں ہی وہ جگہ تھیں جہاں سے عشق الٰہی کے سا تھ عشق محبوب الٰہی وعظمت صالحین کا درس دنیا کو ایک زمانے سے دیا جا رہا تھا،لوگ اولیا ء اللہ کے درپہ حا ضر ہو کر اللہ ھو کی ضرب لگا کر دل کی دنیا کو عشق رسول سے ما لا مال کر رہے تھے۔

اس فتنے میں پھنسنے والے لوگ اللہ والوں کی اس دل کی دنیا کو لو گو ں کو متنفر کر کے اس نظا م کو درہم برہم کر نا چاہتے تھے یا اگر کہا جائے تو آج بھی ان کا یہ مشن جاری ہے۔

تعلیمات صو فیا کا علمبر دا کون ؟

اما م احمد رضا فا ضل بریلوی کی زندگی مکمل ایک تحریک تھی ایسی تابندہ و در خشندہ ہستیاں قوم وملت کا بہترین و نا یاب سر ما یہ ہو اکرتی ہیں اگر اسلا می تاریخ پر عمیق نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس طرح کی ہستیاں آیا ت من آیات اللہ ہو اکر تی ہیں،عشق و عرفا ن کی دنیا جو تعلیما ت صوفیا کے ذریعہ نہ صرف بر صغیر بلکہ پورے عالم اسلا م میں پھل پھول رہی تھی اور جسے نجد کی سر زمین نے اٹھنے والے ایک عالمگیر فتنے نے ہلا کر رکھ دیا تھا اما م احمد رضا نے جس دور میں آنکھیں کھولیں تو پتہ چلا کہ جماعت صوفیا کسی ایسے تبحر عالم دین کی منتظر تھی جو ان کی تعلیما ت کا قرآن وحدیث و فقہا ئے کر ام کی تعلیما ت سے دفاع کر سکے ورنہ زمانے کے ان بڑے بڑے علما ئے سوتے تو انہیں معاذاللہ کفر وشرک کے اڈے پر مشہو ر ومعروف کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رکھا تھا۔

KAIJOR (2019) 53-59 © KanzulimanFoundation 2019. All Rights Reserved

e-ISSN: Applied@23782 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

دوسری جانب مزارات اولیاء پر ہونے والے عرس شرعی کاموں کو بھی کھل کر رد کیا عورتوں کو مزارات اولیا،مقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے مطلب یہ کہ عورتوں کو قبروں پر جانے کی اجازت نہیں امام رضا اس سلسلے میں فرماتے ہیں:غنیہ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے،جس وقت وہ ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہوجاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں" ۔

دور جدید کے ایک قلمکار مولانا کوثر نیازی لکھتے ہیں:"ان کی تحریرات و فتاویٰ کا مطالعہ کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ جتنی سخت مخالف خلاف شرع امور کی انہوں نے کی شاید ہی کسی اور نے کی ہو،ان کے ایک معاصر حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی نے مرشد کو سجدہ تعظیمی کے نام سے اس کا جواب لکھا اور سو سے زیادہ آیات و احادیث سے اسے حرام قرار دیا"۔

نتیجہ فکر

آخر میں ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ رضویات یا جسے عالمی دنیا "BARELVI SCHOOL OF THOUGHTS" کے نام سے بھی جانتی ہے اس چودھویں صدی میں تعلیمات صوفیاء کے اصل علمبر دار ہیں ایک طرف ایک ایسا گروپ ہے جو جماعت صوفیا کو پوری طرح غیر اسلامی قرار دینے پر تلا ہوا نظر آتا ہے جو سراسر غلطی پر ہیں تودوسری جانب امت مسلمہ میں ایک ایسا گروپ بھی جو اس تصوف کی آڑ میں غیر اسلامی رسوم ورواج کو اسلامی شریعت کا حصہ بنانے یا گردانے پر لگا ہوا ہے یہ بھی بہت بڑی غلطی پر ہیں،صرف رضویات یا بریلوی مکتبہ فکر ہی ایک ایسا دریچہ ہے جو اصل و نقل تصوف کے درمیاں خط امتیاز کھینچتا نظر آتا ہے اور در حقیقت تعلیمات صوفیاء کا اصل علمبردار ہے۔

الحمدللہ ! حق کی تلاش کرنے والوں کو اس مقالے کو مکمّل غور سے مطالعہ کرنے کے بعد ایک روشن آفتاب کی مثل حق واضح ہو گیا ہوگا کیونکہ جستجو حق خود ہی منزل تک پہنچا دیتی ہے اور حق کے تحقیق سے واضح ہو جانے کے بعد سختی سے عمل پیرا ہو جانے کے لئے علاوہ حق شناس کے لئے اور کوئی دوسری راہ نہیں ہوتی ہے – مگر جو دل اور عقل دونوں سے اندھے ہیں ان کے وجود کو اگر حق کے روشن سورج کی گرمی پگھلا کر ختم کر دے تب بھی وہ حق کو قبول کر کے عمل پیرا نہیں ہو سکتے – سب کچھ واضح ہونے کے باوجود بھی ایسے اشخاص کے مقتدی اسلام و بریلویت کے تعلق سے شعوری و لا شعوری طور پر منفی بحثیں کی جاری ہی رکھیں گے –

ہمارا کام اسلام کا اصل و روشن چہرہ واضح کرنا تھا سو کر دیا کہ اس دور میں اسلام اور سنیت کی سہی نشان دہی بریلویت ہے –

حق فرمایا ہے مرشد کامل نے :

مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے
ایک پہچان دین نبی کے لئے

مصادر و مراجع

أ. مختلف اخبار ورسائل و ٹاک شو پروفیسر اخترالواسع

ب. بخاری شریف جلد ثانی کتاب اللباس،ص:۳٦۸۔

ت. عوارف المعارف،حضرت شہاب الدین سہر وردی مطبوعہ مصر ۲۹۲۱ھ۔ص:۳۳۔۲۳

ث. سالانہ مجلہ اہلسنت کی آواز اکتوبر ۸۸۹۱ھ مارہرہ ضلع اہٹہ

ج. بخاری شریف جلد نمبر /۲۔ص:۵۵۹

ح. تحصیل التعریف فی معرفت رد التصوف ترجمہ علامہ شرف قادری علیہ الرحمہ،ص:۲

خ. طبقات اولیا مصر،ج/۱،ص:۱۳۱۔ماخوذ اہلسنت کی آوازماہ اکتوبر ۸۸۹۱ء،ص:۱۷٦

د. احیاء العلوم والدین،ص: ۱۳۱۔ایضا،ص:۱۷۷

ذ. مقال العرفاء با لمزار شرع وعلماء ۱۳۳۷ھ مطبوعہ بزم قاسمی کراچی،ص:۷۔ایضا،ص:۱۷۸

ر. تصوف روح اسلام پروفیسر مسعود احمد صاحب مجلہ اہلسنت کی آواز اکتوبر ۸۸۹۱ء ص:۱۹۲

ز. اسلامک کو اٹرلی جلد،٦ شمارہ،۲۔ص:۸۳،جولائی تا اکتوبر ۱٦۹۱ء

KAIJOR (2019) 53-59 © Kanzuliman Foundation 2019. All Rights Reserved

e-ISSN: Applied@23782 | p-ISSN: Application@RNI:23782@2019025637

س.	ا”(ہجوم“خصوصی شمارہ امام احمدرضا نمبر دسمبر ۸۸۹۱سنہ ء بحوالہ ہفت روزہ خطیب دہلی مورخہ ۲۲/مارچ ۵۱۹۱سنہ ء

ش.	بحوالہ روزنامہ جنگ لاہور پاکستان ۳۱/اکتوبر ۰۹۹۱سنہ ء

KAIJOR (2019) 53-59 © Kanzuliman Foundation 2019. All Rights Reserved